بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡح الۡمَوعَود

آب آمد، تیمّم برخاست

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ (النساء۔۱۳۶)

اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔

This is a letter from an anonym person:

SALAM, By the way how can we accept you? Should we do a BAAIT? ,,, and leave the Khalifa-e-waqt. It is very contradicting claim with the normal reasoning of Ahmadi beliefs. If you are an appointed divine from God than why is someone else heading the Jamaat. The dreams you wrote and your Nazm can possibly be right and from God but in my opinion you misunderstood the message from God. You also wrongly understood some of the poems from Khalifa IV RA.He denied such beliefs in response to your letters. He was not expecting any promised Ghulam and Musleh Maud in present age. You wrote that you took queue/hint from his different ASHAAR, If he denied such representation of ideas in those ASHAAR than I believe you surely are wrong in quoting Promised Messiah and also from Holy Quran. Every other Ahmadi daims that he / she has seen several dreams, day time images and words of God, thus you are not alone. It is a repeated phenomena in Ahmadi families to see righteous dreams and I believe that God has done the same with you but you misunderstood and continued to misunderstand. You are also against the NIZAAM, System, but as I have the understanding, it is a plant sown by God himslef. Khilafat is also sown by God which has become a strong tree now. If you are God's appointed person than what is Khalifa's authority and what is your authority, where is the dividing line? There will be conflict.Should Khalifa consult you on all matters or what? If you are not NABI than there is no Obligation to belive in you.Do you claim to be a NABI? If you are a NABI than lets see what message you brought other than

1.You are Ghulam and Musleh Maud

2.NIZAAM is bad and stoppinq freedom of speech.

I am failed to get anyother point or divine message than these 2. What message you brought? like other prophets did. Hazrat Masih Maud AS wrote over 70 books and challenged the religious world by showing the beauty of Islam, Are you going to follow him? Anyway all the best with your life. You have started an interesting discussion where unfortunately you have to face ridicule. But for such a tall claim you should have strong reasons. You should also prove yourself. Even if you are right in pointing out some misjudgments to Promised Messiahs prophecies by later KHALIFAS, the burden of proof is on you. How can your truth be judged by mere fact that in your opinion Khalifa II and others misunderstood about Musleh Maud's prophecy. This doesn't mean in any case that you become automatically Musleh Maud. Prove your truth as well.

برادرم گمنام صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

آپ نے اپنے خط میں اپنا نام نہیں لکھا۔ اگر آپ اپنا نام لکھتے اور میں آپ کو مخاطب کر کے جواب دیتا تو زیادہ بہتر تھا اور مجھے خوشی ہوتی۔ بہرحال آپکے خط اور آپ کی نیک تمناؤں کیلئے شکریہ۔ آپ نے بڑی سنجیدگی کیساتھ بڑے سنجیدہ سوالات کیے ہیں۔ ان سوالات کیلئے بھی آپ کا شکرگزار ہوں۔ ان سوالات کے جوابات میں دوسرے لوگوں کو بھی بہت

ساری مفید معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ آپکے خط سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے میرے Message کا حوالہ دیکر یہ سوالات کیے ہیں۔ اب مجھے پتہ نہیں کہ آپ نے میری کتاب (غلام مسیح الزماں) پڑھی ہے یا کہ نہیں۔ اگر آپ نے کتاب پڑھی ہے تو آپ کو آپ کے بیشتر سوالات کے جوابات اس میں مل جانے چاہیے تھے۔ اگر آپ نے کتاب نہیں پڑھی تو آپ ضرور اپنے سوالات کی روشنی میں اِسے پڑھیں اور اس میں سے ہی جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کریں۔ بات شروع کرنے سے پہلے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی پوسٹ انگریزی میں ہے۔ میں معذرت کیساتھ آپکے سوالات کے جوابات اردو میں لکھ رہا ہوں۔ اپنے جوابات کیساتھ آپ کا انگریزی خط بھی لگا دونگا تا کہ دوسرے لوگ بھی آپکے سوالات اور میرے جوابات اکٹھے پڑھ لیں۔ اپنے خط کے آخر میں آپ یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ یہ کہنے میں سچے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپکے خلفاء سے آپکی پیشگوئیوں کے متعلق جو غلط فہمیاں ہوئی ہیں تو اس کا بارِ ثبوت آپ پر ہے؟ آپکے یہ کہنے سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور دوسرے لوگوں نے پیشگوئی مصلح موعود کو غلط سمجھا، آپکی سچائی کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟ اس سے آپ کیسے مصلح موعود بن سکتے ہیں؟ آپ اپنی سچائی کا ثبوت دو؟

جواب کے طور پر عرض ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپکے خلفاء نے آپکی پیشگوئیوں کو سمجھنے میں غلطیاں کی ہیں۔ یہ بات ہرگز نہیں۔ میں یہ بات صرف ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے متعلق کہتا ہوں۔ اس مفصل پیشگوئی میں ایک لڑکے اور ایک زکی غلام کی بشارتیں موجود ہیں۔ میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ شومئی قسمت سے غلام کے متعلق پیشگوئی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ میں ایک غلط فہمی پیدا ہو چکی ہے۔ جب یہ پیشگوئی نازل ہوئی تھی تو اسکے ساتھ ہی جماعت احمدیہ میں اِبتلاء کا سلسلہ شروع ہو گیا اور یہ ہنوز چلا آ رہا ہے۔ جس مقدس وجود پر یہ پیشگوئی نازل ہوئی تھی انہوں نے بارہا فرمایا ہے کہ اپنی پیشگوئیوں کو سمجھنے میں بعض اوقات انبیاء سے بھی اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے۔ جب اپنی پیشگوئی کو سمجھنے میں ایک نبی سے بھی اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے (جو کہ بعد میں دور کر دی جاتی ہے) تو پھر انبیاء کے خلفاء یعنی جانشین بھی کسی پیشگوئی کو سمجھنے میں یقیناً غلطی کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے آپکے ذہن میں یہ سوال بھی آئے کہ اگر انبیاء کے بعد اُنکے خلفاء پیشگوئی کو سمجھنے میں غلطی کر سکتے ہیں تو پھر آپ (یعنی خاکسار) بھی الہامی پیشگوئی کو سمجھنے میں غلطی کر سکتا ہے۔ میری عرض ہے کہ اگر صرف اور صرف عقل کیساتھ میں کسی الہامی پیشگوئی کو سمجھنے کی کوشش کرونگا تو پھر میں بھی اجتہادی غلطی کر سکتا ہوں۔ لیکن میں نے تو آغاز ہی میں اپنی کتاب کے اِنتساب میں بڑے واضح الفاظ میں یہ عرض کر دیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے نام جس نے مجھے غلام مسیح الزماں سے متعلق الہامی پیشگوئی کی حقیقت سے آگاہ فرمایا ہے" اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے۔ آپ پوچھیں گے کہ وہ کیسے؟ اس کی تفصیل کتاب کے مقدمہ کے علاوہ حصہ اوّل اور حصہ دوم میں موجود ہے۔ ذرا غور و فکر اور توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ حصہ اوّل کے پہلے تین ابواب پڑھیں تو پھر آپ پر یہ بات کھل جائے گی کہ اس الہامی پیشگوئی کو سمجھنے میں کس طرح غلطی لگی ہے؟

آپ کا یہ سوال کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضورؑ کے بعد خلفاء کو اس پیشگوئی کے سمجھنے میں غلطی لگی ہے اور آپ اسکی نشاندہی کر چکے ہیں تو اس سے آپ (یعنی خاکسار) کا غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود ہونا کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ آپکی یہ بات بھی بالکل ٹھیک ہے۔ میں کب کہتا ہوں کہ چونکہ میں نے دلائل کیساتھ یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے سلسلے میں ایک غلط فہمی پیدا ہو چکی ہے لہٰذا میں غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود ہوں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ میرا غلام مسیح الزماں ہونے کا ثبوت کتاب کے دوسرے حصہ (یعنی الہامی پیشگوئی کی حقیقت) میں موجود ہے۔ آپ پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کیسے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے "نیکی خدا ہے" کا عظیم ترین تصور ملا ہے جیسے آج سے قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے سقراط کو "نیکی علم ہے" کا تصور ملا تھا۔ سقراط کا یہ "تصورِ علم" صدیوں انسانوں کیلئے پہیلی بنا رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پہیلی ایسا معما ہوتی ہے جو کہ پتہ لگنے سے پہلے مشکل ترین اور پتہ لگنے کے بعد آسان ترین ہو جاتی ہے۔ اپنا مطلب واضح کرنے کیلئے ایک پہیلی لکھتا ہوں۔ مثلاً (لال گائے لکڑی کھائے، پانی پیے اور مر جائے) اس پہیلی میں آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اب جس انسان کو اس پہیلی کے مطلب کا پتہ نہیں اس کیلئے تو یہ مشکل ترین معما ہے اور جس کو پتہ لگ جائے اس کیلئے یہ آسان ترین ہے۔ یہی معاملہ سقراط کے مشہور "تصورِ علم" کے بارے میں ہوا۔ اس "تصورِ علم" کے متعلق غور و فکر کے دوران میرے روحانی واقعہ کا آغاز ہو گیا جس کی کچھ تفصیل میری کتاب کے مقدمہ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس سقراطی "تصورِ علم" کے معانی سے خاکسار کو آگاہ فرمایا بلکہ اس تصور سے بھی ایک اعلیٰ ترین تصور یعنی الٰہی تصور مجھے عنایت فرمایا گیا ہے۔ پیشگوئی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں جگہ جگہ ملتی ہے۔ اس الہامی پیشگوئی میں نہ صرف غلام کی بشارت موجود ہے بلکہ اسکی کچھ صفات یا علامات یعنی نشانیاں بھی بتائی گئی ہیں۔ ان نشانیوں میں اُسکی مرکزی علامات کچھ اس طرح بیان فرمائی گئی ہیں۔

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔"

آپ کو بھی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا کامل عرفان مجرد عقل کیساتھ ممکن نہیں۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ" (۲-۲۵۶) اور نہیں احاطہ کر سکتے اُسکے علم میں سے کسی شئے کا مگر جتنا وہ چاہے۔

اب خاکسار کو متذکرہ بالا ''اِلٰہی تصور'' غلام مسیح الزماں کی انہی علامات کیساتھ ملا ہے۔ اور اس طرح یہ ''اِلٰہی تصور'' ہی میرے غلام مسیح الزماں ہونے کا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے۔ کتاب کا حصہ دوم ''الہامی پیشگوئی کی حقیقت'' اسی ثبوت پر مشتمل ہے۔

میں نبی نہیں ہوں بلکہ ایک نبی کا موعود غلام ہوں۔ آپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو مانتے ہیں اور آپؑ کے تمام الہامی کلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ یہ کلام سچا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ حضورؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی میں ایک غلام کی بشارت دی کہ وہ تیرے بعد آئے گا اور تیری سچائی کی گواہی دے گا۔ اگر وہ غلام اپنی نشانی کیساتھ آجائے تو کیا افراد جماعت پر یہ فرض نہیں کہ وہ اس موعود غلام کو بھی تسلیم کریں کیونکہ وہ اس الہامی پیشگوئی کو پہلے ہی تسلیم کر چکے ہیں جس میں اُسکی بشارت موجود ہے۔ باقی آپ کا یہ کہنا کہ نبی کو ماننا ضروری ہے اور غیر نبی کو نہیں۔ یہ سب نفس کے دھوکے ہیں اور سچائی سے جان چھڑانے کے بہانے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے (خاکسار کے) پیغام میں صرف دو باتیں ہیں۔ (۱) (عاجز) غلام اور مصلح موعود ہے (۲) اور یہ کہ نظام غلط ہے۔

دراصل میں نے پوری تفصیل کیساتھ کتاب میں ثابت کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دعویٰ مصلح موعود غلط فہمی پر مبنی تھا۔ آپ ایک موعود لڑکا تھے نہ کہ موعود غلام۔ موعود غلامی اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بخشی ہے اور اس کا ایک ناقابل تردید ثبوت دیا ہے۔ باقی رہی نظام کی بات تو میں نظاموں کا مخالف نہیں بلکہ ہر اس نظام کا مخالف ہوں جس میں انسانوں سے آزادی ضمیر چھین لی جائے اور اُنکی سوچوں پر جبر کے پہرے بٹھا دیئے جائیں۔ ورنہ نظام کے بغیر تو ایک گھر بھی نہیں چل سکتا چہ جائیکہ ایک قوم یا ملک کو چلایا جا سکے۔ نظام ضرور ہونا چاہیے لیکن اُسکی روح قرآن اور اسلام کے مطابق ہو۔ پیش لفظ میں چوتھے خلیفہؒ کے ۵ دسمبر ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ کا اقتباس ضرور پڑھنا۔ کیا جماعت احمدیہ میں افراد جماعت کو ایسی آزادی دی گئی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ جماعت احمدیہ کی بنیاد ضرور اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے لیکن آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ نظام بھی خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ متضاد احکام بھی دیا کرتا ہے؟ ایک طرف تو اعلان کرے کہ دین میں جبر نہیں اور دوسری طرف ایسا نظام بھی قائم کرے جس کی بنیاد ہی جبر پر رکھی گئی ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ستر (۷۰) سے زیادہ کتب تصنیف کی ہیں۔ لیکن آپکی تقریباً ہر کتاب میں حیات مسیح، وفات مسیح اور ختم نبوت کا ہی ذکر ملتا ہے کیونکہ آپؑ ان غلط عقائد کی اصلاح کیلئے ہی مبعوث ہوئے تھے۔ آپ مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ نہ ملاؤ۔ وہ نبی اللہ تھے اور میں آپکا موعود غلام ہوں۔ نبی اور غلام نبی کے فرق کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ میں الہامی پیشگوئی کے متعلق جس غلطی کی اصلاح کیلئے کھڑا ہوا ہوں وہ میں نے ایک کتاب کی شکل میں کر دی ہے۔ جہاں تک زیادہ کتابیں لکھنے یا نہ لکھنے کا سوال ہے تو صرف تعداد ہی کو کافی نہ سمجھیں۔ اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ اگرچہ سقراط نے اپنی زندگی میں کچھ نہیں لکھا اور وہ صرف زبانی فلسفیانہ گفتگو کیا کرتا تھا۔ لیکن اگر فلسفہ کے ترازو کے ایک پلڑے میں سارے مغربی فلسفہ کو رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں صرف سقراط کا مشہور تصور علم ''نیکی علم ہے'' رکھ دیا جائے تو پھر بھی سقراط کا پلڑا بھاری ہے۔

جہاں تک خلیفہ اور دوسرا شخص جو روح القدس پا کر کھڑا ہو، کے اختیار سے متعلق آپکے سوالات ہیں ان کا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے رسالہ الوصیت میں بخوبی جواب دے دیا ہے۔ اور میں نے بھی اپنے مضمون ''قدرت ثانیہ سے کیا مراد ہے؟'' میں اسکی وضاحت کر دی ہے۔ میری آپ سے اور افراد جماعت سے گذارش ہے کہ آپ سب حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور احکامات کو ترجیح دیں نہ کہ کسی ایسی تعلیم کو جو حضورؑ کی تعلیم سے متصادم ہو۔ یاد رکھیں ''آب آمد، تیمم برخاست'' ہی رسالہ الوصیت کا خلاصہ ہے۔ جہاں تک بیعت کا تعلق ہے تو اس سے بھی ضروری امر یہ ہے کہ افراد جماعت بڑے فکر اور ذمہ داری سے میرے دعویٰ اور اِسکے ثبوت کو دیکھیں۔ اگر میں اپنے دعویٰ میں نعوذ باللہ سچا نہیں ہوں تو پھر میری کوئی حیثیت نہیں اور اگر سچا ہوں تو پھر ساری جماعت کیلئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اشعار کی تشریح میں نے اس کلام اِلٰہی کی روشنی میں کی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوا تھا۔ اسکے برخلاف کوئی تشریح کر کے دکھاوے۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ چوتھے خلیفہؒ نے ان اشعار کی میری تشریح کو قبول نہیں کیا تو یہ بات درست نہیں۔ ۱۹۹۳ء میں میرا مقدمہ ادھورا تھا اور میں نے بالواسطہ اشارے کیساتھ بات کی تھی۔ پھر ۱۹۹۷ء میں اپنے مقدمہ کی زیادہ تشریح کی اور اُسکے ساتھ ہی چوتھے خلیفہؒ کے دوسرے جوابی خط میں اُنکے موقف میں تبدیلی آگئی۔ اور جب میں نے ۱۰۔ جون ۲۰۰۲ء میں اپنا مقدمہ مکمل اور پورے طور پر کتاب کی شکل میں آپکے آگے رکھا تو آپ بالکل خاموش اور ساکت ہو گئے۔ اور یہ بات بھی اُنکے تیسرے جوابی خط سے ظاہر ہے۔ اس طرح آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپؒ نے اپنے اشعار کی میری تشریح کو قبول نہیں کیا؟ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپکی یہی ذمہ داری تھی کہ آپ اس گم شدہ غلام کی آمد کی خبر اپنے اشعار میں دے دیتے اور یہ ذمہ داری آپ بخوبی پوری کر گئے۔ مزید آپکے اشعار کو حضرت مسیح موعودؑ کے جانشین کی حیثیت کے ساتھ دیکھا جائے گا۔ آپ نے یہ اشعار ایک عام شاعر کی طرح نہیں باندھے بلکہ کسی مقتدر ہستی نے آپ سے بندھوائے۔ جیسا کہ آپکی نعت بعنوان ''ظہور خیر الانبیاءﷺ'' کے آخری بند سے ظاہر ہے۔ آپ بھی اس بند کو غور و فکر کے ساتھ پڑھیں۔ اس بند کے آخری دو اشعار درج ذیل ہیں۔

خیرات ہو مجھ کو بھی۔ اِک جلوۂ عام اس کا ۔ پھر یوں ہو کہ ہو دل پر۔ اِلہام کلام اس کا

اُس بام سے نور اُترے نغمات میں ڈھل ڈھل کر ۔ نغموں سے اُٹھے خوشبو۔ ہو جائے سرودِ عنبر

آپ کہتے ہیں کہ خواب دیکھنا جماعت احمدیہ میں معمولی بات ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ ایک سچے خواب کو معمولی نہ سمجھیں۔ سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کے ایک خواب کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ پھر اس خواب کی تعبیر کس طرح ظاہر ہوئی۔ غلام مسیح الزماں کا معاملہ بھی حضرت یوسفؑ کے ساتھ بہت ملتا جلتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا ۔ آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے ۔ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

آپ لکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے آپ (خاکسار) کو شروع ہی میں ٹھٹھے اور تمسخر کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ دنیا میں جتنے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُسکی ہدایت پا کر کھڑے ہوئے تھے تو شروع میں ان سب کو ٹھٹھے اور تمسخر کا سامنا کرنا پڑا۔ آج کل جرمنی میں لوگ میرے خلاف یہ جھوٹی افواہ پھیلا رہے ہیں کہ اس شخص کے پیچھے کوئی مضبوط گروہ یا گینگ Gang ہے۔ حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پیچھے صرف میرا خدا ہے کوئی گروپ نہیں۔ دراصل ہر دور میں یہی واقعہ ہوا ہے کہ جب بھی کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری اور جن کے دل سخت ہوتے ہیں وہ اُسکے خلاف جھوٹے الزام لگا کر اُسکی سچائی کو مشتبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی واقعہ آمنہ کے لال حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ہوا اور یہی واقعہ حضرت مرزا صاحبؑ کے ساتھ ہوا۔ پھر آپ کا غلام اِس سنت سے باہر کیسے رہ سکتا تھا۔؟

میری افراد جماعت سے درخواست ہے کہ آپ سب حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے ہیں اور آپ سب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اس پیشگوئی میں جس غلام مسیح الزماں کی خبر ہے وہ خاکسار ہی ہے۔ میں نے اپنا دعویٰ ثبوت کیساتھ آپ سب کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اگر آپ سب لوگ مجھے نعوذ باللہ جھوٹا سمجھتے ہیں تو میرے دعویٰ کے ثبوت کو جھٹلا کر دکھا دو۔ میں نے آپ سب کو ایک بڑے انعام کی بھی پیشکش کی ہے۔ مجھے ٹھٹھہ اور تمسخر کرنے کی بجائے میرے ثبوت کو دلیل کے ساتھ جھٹلانے کی فکر کرو۔ اور اگر آپ میرے ثبوت کو دلیل کیساتھ جھٹلا نہیں سکتے تو پھر میرے دعویٰ کو قبول کر لینے میں ہی آپکی بھلائی ہے۔ میں دیگر اہلِ دنیا سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آج سے قریباً ایک صدی قبل ایک شخص قادیان میں کھڑا ہوا تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مہدی اور مسیح موعودؑ کا دعویٰ کیا تھا۔ اگرچہ وہ سچا تھا لیکن اکثریت نے اُسے جھٹلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اسے ایک الہامی پیشگوئی سے نوازا۔ اس پیشگوئی میں اُسے ایک زکی غلام کی خبر دی گئی جس نے آپؑ کے بعد ظاہر ہونا تھا۔ اس پیشگوئی میں زکی غلام کی علامتیں اور نشانیاں بھی بیان فرمائی گئی ہیں۔ آج میں موعود غلام مسیح الزماں کے دعویٰ کیساتھ کھڑا ہوں اور آپ سب کے سامنے اس الہامی پیشگوئی کا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت رکھتا ہوں۔ آپ سب اٹھیں اور میرے دعویٰ اور اِسکے ثبوت کو الہامی پیشگوئی کی روشنی میں پرکھیں۔ اگر آپ سب اس ثبوت کو جھٹلا سکو تو جھٹلا کر دکھاؤ۔ لیکن اگر جھٹلا نہیں سکتے تو پھر حضرت مہدیؑ کی سچائی کا ہی یہ نشان ہے۔ میں آپؑ کی سچائی کی گواہی دینے کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ آپ سب اس معاملہ پر بھی غور و فکر کریں۔ بخدا میں مردہ تھا۔ آنحضرت ﷺ کی روحانی برکت سے زندہ ہو گیا۔ پھر محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی دعا مجھے آسمان پر لے گئی۔ اور اب روحانی اسلحہ سے لیس ہو کر دوبارہ زمین پر اُترا ہوں تا کہ زمین والوں کی راہ سیدھی کر دوں۔ میں سوالات لکھنے والے دوست کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ پیر پرست بننے کی بجائے خدا پرست بنیں۔ میری کتاب کو تعصب اور جانب داری سے پاک ہو کر تقویٰ کیساتھ پڑھیں تو پھر آپ کو اس میں آپکے ہر سوال کا جواب مل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ قرآن پاک سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں لیکن متعصب اور جانب دار لوگ اس کتاب سے بھی فائدہ اور ہدایت نہ پا سکے۔ آخر میں حضورؑ کے اس اقتباس پر مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

''مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۰)

خاکسار

عبد الغفار جنبہ/ کیل۔ جرمنی

۱۲۔ جنوری ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆